بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیان ۲۳ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ ؎

سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کو ڈاکٹری مشورہ کے لئے آج سوا بجے بذریعہ موٹر لاہور لے جایا گیا ہے۔ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب ہمراہ ہیں۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ جلد صحت عطا فرمائے ؎

ایڈیٹر:- غلام نبی
یوم چہارشنبہ

جلد ۳۰ | ۲۵ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ش | ۹ ماہ صفر ۱۳۶۱ ھ | ۲۵ ماہ فروری ۱۹۴۲ء | نمبر ۴۷

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۹ ماہ صفر ۱۳۶۱ ھ

سوامی دیانند کی تعلیم پر آریہ کیوں عمل نہیں کرتے

ایک گزشتہ مضمون میں آریہ ودوانوں اور ذمہ دار لوگوں کے بیانات سے بتایا جا چکا ہے۔ کہ بانیٔ آریہ سماج نے اعتقادی اور عملی رنگ کی جو تعلیم دی ہے۔ اور جس کے متعلق ان کا دعوےٰ ہے کہ وُہ ویدوں کی اصل اور صحیح تعلیم ہے۔ اسے آج جبکہ سوامی جی کو گزرے تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے۔ کچھ وقعت نہیں دی جا رہی۔ اور کھلم کھلا اس کے خلاف کہا۔ اور کیا جاتا ہے ؎

یہ عام لوگوں کی حالت ہے۔ اور آریہ صاحبان یہ کہکر اپنے دل کو تسلی دے سکتے ہیں۔ کہ عام لوگوں میں سے کمزور اور مذہب سے ناواقف دوسرے مذاہب میں بھی پائے جاتے ہیں۔ گو مذہبی مسائل سے پُوری طرح واقف ہونا اور بات ہے اور مذہبی امور سے انکار اور ان کی مخالفت بالکل الگ چیز ہے۔ مسلمانوں میں جو لوگ مذہب کی پُوری طرح پابندی نہیں کرتے وُہ یہ نہیں کہتے۔ کہ اسلامی مسائل اور احکام قابل عمل نہیں۔ یا ان پر عمل کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ بلکہ اپنی کمزوری اور کوتاہی کا اعتراف کرتے ہیں۔ لیکن وُہ آریہ جو سوامی دیانند جی کی تعلیم پر عمل نہیں کرتے۔ وُہ یہ کہتے ہیں۔ کہ انہوں نے جو تعلیم پیش کی ہے۔ وُہ ناقابل عمل۔ اور ویدوں کے سراسر خلاف ہے۔ ظاہر ہے کہ اس میں اور پہلی بات میں بہت بڑا فرق ہے ؎

عام آریہ تو اس کا اظہار اپنے قول اور فعل سے کرتے ہیں۔ لیکن آریہ سماج کے ودوان اور ویدوں کے ماہر دلائل سے بھی اس کا ثبوت پیش کر رہے ہیں۔ مثلاً ایک مشہور ودوان پنڈت سات ولیکر صاحب ہیں۔ جو عرصہ سے بالفاظ "پرکاش" (۲۲ فروری) "وید کا بہت سا کاریہ کر رہے ہیں"۔ ان کا نہ صرف یہ دعوےٰ ہے۔ کہ رشی دیانند کی تعلیم ویدوں کے خلاف ہے۔ بلکہ اس کے دلائل بھی پیش کرتے ہیں۔ اور اس پر شاستر ارتھ" (مناظرہ) کرنے کے لئے بھی تیار ہیں۔ چنانچہ انہوں نے پنڈت ٹھاکر دت مالک امرت دھارا فارمیسی کو ان کے یہ لکھنے پر کہ آپ "رشی دیانند کے ورودھ (خلاف) لکھتے ہیں" کہا۔ کہ "شاستر ارتھ اس بات پر ہو۔ کہ میں ستیہ (سچ) کہتا ہوں۔ یا نہیں"۔ مگر آج تک یہ چیلنج سوامی جی کے کسی پیرو نے منظور نہیں کیا۔ چیلنج منظور کرنا تو الگ رہا۔ باوجود اس کے کہ پنڈت سات ولیکر صاحب بالفاظ پنڈت ٹھاکر دت صاحب "رشی دیانند کے لیکھوں پر ہنسی اڑاتے۔ مخول کرتے۔ اور پھبتیاں کستے ہیں"۔ "آریہ سماجی پتروں (اخباروں) میں کوئی اس کی چرچا نہیں ہے کسی نے بھی ایک شبد نہیں لکھا"۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ پنڈت سات ولیکر صاحب سوامی دیانند کے لیکھوں کے خلاف جو کچھ لکھتے اور کہتے ہیں۔ اس میں وُہ منفرد نہیں۔ بلکہ دُوسرے آریہ سماجی بھی سوائے کسی ایسے شخص کے جو سوامی جی کی اندھا دُھند تقلید کرنا اپنا فرض سمجھتا ہو۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ورنہ ان کے خلاف ایک لفظ تک نہ لکھنے کے اور کیا معنی ہیں ؎

معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ پنڈت سات ولیکر صاحب کے دلائل بہت مضبوط اور پختہ ہیں۔ جن کی تردید کوئی آسان بات نہیں۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں۔ کہ ان کا سیدھا سادہ چیلنج آریہ صاحبان منظور نہ کرلیں۔ وُہ بغیر کسی ایچ پیچ کے یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ جو کچھ میں کہتا ہوں۔ وُہ وید کے مطابق ہے۔ یا وُہ جو سوامی دیانند کہہ گئے۔ اسے شاستر ارتھ کے ذریعہ پرکھ لیا جائے۔ مگر کوئی ان کے بالمقابل نہیں آتا۔ اور اس طرح تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ بانیٔ آریہ سماج کی پیش کردہ تعلیم ویدوں کی تعلیم نہیں۔

سوامی دیانند جی نے ویدوں کی طرف منسُوب کرکے بہت سی ایسی باتیں اپنے پیروؤں کے سامنے عمل کرنے کے لئے پیش کی ہیں۔ جنہیں عقل سلیم اور فطرت صحیحہ برداشت نہیں کر سکتی۔ لیکن ان میں سب سے زیادہ ناقابل برداشت وُہ تعلیم ہے۔ جسے سوامی جی نے "نیوگ" کے نام سے پیش کیا ہے۔ وہ لوگ جو موجودہ ویدوں کو پرمیشور کا کلام سمجھتے ہیں۔ ان کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ کوئی بھی مذہبی انسان خیال میں بھی یہ بات نہیں لا سکتا۔ کہ وُہ ایشور بانی جو کسی زمانہ میں دُنیا کی ہدایت اور راہ نمائی کے لئے نازل ہُوئی۔ اور جس کے ماننے والے اب بھی کروڑوں کی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ اس میں ایسی تعلیم پائی جائے۔ جسے سوامی دیانند نے نیوگ قرار دیا ہے۔ اور جس کی لمبی چوڑی مگر فطرت انسانی کے لئے قطعاً ناقابل برداشت تفصیلات اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش اور سنسکار ودھی میں پیش کی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ پنڈت سات ولیکر صاحب کو سب سے زیادہ یہی تعلیم کھٹکتی ہے۔ اور اسے وُہ وید کے سراسر خلاف پاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس بارے میں انہوں نے ایک مختصر سے مضمون میں جسے چھپا کر انہوں نے سرکردہ آریوں کو بھیجا۔ اور اس کے بارے میں ان کی رائے طلب کی۔ جو کچھ لکھا۔ اس کے متعلق "پرکاش" کا یہ بیان ہے۔ کہ "سنسکار ودھی میں دیوری کا ماشبد لکھے ہیں۔ پرنتو (مگر) پنڈت جی نے بار بار کس پرکار (طرح) کھلی (مسخر) اڑائی ہے۔ اس پتی کی مرتیو (موت) کے پشچات میں دیور کے ساتھ نیوگ کرونگی۔ اور تب تک بھی اس کے ساتھ سمبندھ (تعلق) کرنے کی اچھا (خواہش) کرتی رہوں گی"۔

چونکہ پنڈت صاحب کا مضمون ہمارے سامنے نہیں اس لئے ہم وثوق کے ساتھ نہیں کہہ سکتے۔ کہ اس میں تمسخر اڑایا گیا ہے۔ یا سنجیدگی اختیار کی گئی ہے۔ مگر قیاس یہی کہتا ہے۔ کہ ایک ودوان سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی۔ کہ وُہ کھلی اڑائے۔ ہاں "نیوگ" کی تعلیم ہی چونکہ ناقابل ذکر ہے اس لئے اس کے متعلق خواہ کتنی ہی احتیاط سے قلم اٹھایا جائے۔ آریہ صاحبان اس پر بُرا مناتے ہیں۔ اور اسے تمسخر اور استہزا خیال کرتے ہیں ؎

غرض یہ حقیقت روز بروز زیادہ سے زیادہ واضح ہوتی جا رہی ہے۔ کہ سوامی دیانند کی قائم کردہ آریہ سماج کے خاتمہ کے اسباب اس کے اندر سے ہی پیدا ہو چکے ہیں۔ اور وُہ اسے بسرعت ختم کر دینے کے درپے ہیں۔ جب پنڈت سات ولیکر صاحب ایسے ودوان یہ تہیہ کئے ہُوئے ہیں۔ کہ سوامی جی کی تعلیم کو ویدوں کے خلاف ثابت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اطلاع

جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ۱۹ فروری کو ناصر آباد پہونچ گئے۔ وہ اپنے ۲۰ فروری کے خط میں لکھتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ آج ساڑھے بارہ بجے بشیر آباد سے تشریف لے آئے۔ حضور کے پاؤں کی انگلی کے جوڑ میں نقرس کا ورم اور درد ہے جب اس تکلیف کا حملہ ہوا تھا تو بہت ورم اور درد تھا بخار بھی تھا۔ لیکن اب خدا کے فضل سے تکلیف میں کمی ہے۔ لیکن ابھی جوتی نہیں پہنی جاتی۔ اور سوائے چند قدم کے زیادہ چل بھی نہیں سکتے احباب سے درخواست ہے کہ دعائے صحت فرمائی جائے

بیرونی مجالس انصار اللہ کی آگاہی کے لئے ضروری اعلان

جیسا کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی مطبوعہ چٹھی جو ماہ دسمبر میں جماعتوں میں بھجوائی جا چکی ہے اس کی دفعہ ۵ میں وضاحت کی جا چکی ہے۔ کہ انصار اللہ کے ہر ایک ممبر سے کم از کم ایک آنہ ماہوار چندہ وصول کیا جائے۔ اب بعض انجمن ہائے انصار اللہ کی طرف سے دریافت کیا جا رہا ہے کہ یہ چندہ کس کو بھیجا جائے۔ سو اس اعلان کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وصول شدہ چندہ میں سے ۲۵ فی صدی تو مرکز میں بد امانت مجلس انصار اللہ مرکزیہ بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک ارسال کیا جایا کرے۔ اور ۷۵ فی صدی مقامی انجمن ہائے انصار اللہ کے اغراض و مقاصد پر خرچ کرنے کے لئے رکھ سکتی ہیں۔ جس کی آمد و خرچ کے باقاعدہ حساب رکھنے کے زعیم صاحب مجلس انصار اللہ ذمہ وار ہوں گے۔

لیکن قادیان کے محلہ جات کی مجالس انصار اللہ کا تمام وصول شدہ چندہ بد امانت مرکزیہ انصار اللہ داخل دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کرانا ہوگا۔ ان کو اگر اپنی ضرورت کے لئے رقم کی ضرورت ہو۔ تو مرکزی مجلس انصار اللہ سے علیحدہ درخواست کے ذریعہ حاصل کر سکتے ہیں۔ خاکسار شیر علی صدر مجلس انصار اللہ

سیرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر مضامین

چونکہ یوم سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم قریب آ رہا ہے۔ جبکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت پر عام جلسوں میں تقریریں کی جائیں گی۔ اس لئے اگر اہل قلم اصحاب اس مقدس موضوع پر مضامین لکھ کر ارسال فرمائیں تو بہت بہت شکریہ کے ساتھ اخبار میں شائع کئے جائیں گے۔ ان مضامین سے جہاں ناظرین اپنے ایمانوں کو تازہ کریں گے۔ وہاں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں میں تقریریں کرنے والے اصحاب لیکچر بھی تیار کر سکیں گے۔ اور اس طرح مضامین لکھنے والے اصحاب کو دوہرا ثواب حاصل ہوگا۔

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے مجلس شاورت ۱۹۳۸ء میں چندہ جلسہ سالانہ کو چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی قرار دیا تھا۔ اس لئے احباب کے لئے اب اس چندہ کی پوری شرح کے ساتھ ادائیگی اسی طرح فرض ہے۔ جس طرح چندہ عام اور حصہ آمد کی ادائیگی ضروری ہے۔ چونکہ اس چندہ کا مقررہ بجٹ آمد پورا نہیں ہوتا۔ اس لئے امسال یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ تمام شہری جماعتوں سے اس چندہ کی وصولی کی اسم وار فہرست طلب کی جائے۔ جو حسب ذیل امور پر مشتمل ہو۔ تاکہ پڑتال کی جائے۔ کہ پورا چندہ نہ وصول ہونے کی کیا وجوہات ہیں۔ نام معہ پتہ۔ آمدنی ماہوار۔ چندہ جلسہ سالانہ بحساب ۱۰ فیصدی ایک ماہ کی آمد پر۔ ادا شدہ رقم بقایا۔ لہذا جملہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال و پریذیڈنٹان و امرا صاحبان کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ اپنی اپنی جماعتوں کے متعلق مطلوبہ قسم کی فہرست ۲۵ فروری ۱۹۴۳ء تک نظارت ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (ناظر بیت المال)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

وحیٔ الٰہی کے نزول کا طریق

"وحی کا قاعدہ ہے کہ اجمالی رنگ میں نازل ہوا کرتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ایک تفہیم ہوتی ہے۔ مثلاً جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو نماز پڑھنے کا حکم ہوا تو ساتھ کشفی رنگ میں نماز کا طریق اس کی رکعات کی تعداد اوقات نماز وغیرہ کشفی رنگ میں بتا دیا گیا تھا علیٰ ہذا القیاس جو اصطلاح اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اس کی تفصیل اور تشریح کشفی رنگ میں ساتھ ہوتی ہے۔ جن لوگوں کو وہ اس وحی کے منشاء سے آگاہ کرتا ہے۔ اور اس کو دوسروں کے دلوں میں داخل کرتا ہے۔ جب سے دنیا ہے وحی کا یہی طرز چلا آیا ہے۔ اور کل انبیاء کی وحی اسی رنگ کی تھی۔ وحی کشفی تصویروں یا تفہیم کے سوا کبھی نہیں ہوئی۔ اور نہ وہ اجمال بجز اس کے کسی کی سمجھ میں آ سکتا ہے۔" (الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۳ء)

نتیجہ امتحان دینیات و انگریزی درجہ ثانیہ جامعہ احمدیہ

(از نظارت تعلیم و تربیت)

رول نمبر	نام	انگریزی	دینیات
۱	فضل الٰہی	۳۶/۱۰۰	۴۲/۱۰۰
۲	ناصر الدین	×	۵۹
۳	غلام باری	۵۵	۷۱
۴	عبد العزیز	۵۴	۵۲
۵	بشیر الدین	۳۶	۵۱
۶	محمد منور	۴۹	۵۹
۷	منیر احمد	۴۴	۳۳
۸	عبد الوہاب	۴۰	۴۱
۹	محمد یعقوب	۵۱	۵۳
۱۰	عبد الرحیم	۴۸	۳۳
۱۱	محمد امین	×	۴۴
۱۲	بشیر احمد منیر	۴۲	۵۰
۱۳	محمد یوسف	۳۷	۴۸
۱۴	نور احمد	۴۵	۴۲۰
۱۵	عبد القادر	۳۳	۵۲
۱۶	خطیب الرحمٰن	۳۴	۴۸
۱۷	جلال الدین	۳۹	۵۴
۱۸	نصیر الدین	۴۹	۵۸
۱۹	محمد حسین	۳۳	۳۸
۲۰	محمد شریف	۲۰	۵۰
۲۱	محمد عبد اللہ	۴۸	۳۳

قابل توجہ سیکرٹریان تعلیم و تربیت جماعتہائے صوبہ سرحد

جملہ سیکرٹریان تعلیم و تربیت جماعت ہائے صوبہ سرحد کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کی ماہواری رپورٹ اپنے صوبہ کی انجمن کے مرکزی سیکرٹری تعلیم و تربیت ملک محمد لطافت صاحب مردان کو مہینہ کے ابتداء میں ہی بھجوا دیا کریں۔ تا وہ ۱۰ تاریخ تک سب جماعتوں کی رپورٹ اپنی اطلاع اور ریمارک کے ساتھ نظارت ہذا میں بھجوا سکیں۔ پراونشل انجمن کے مرکزی عہدہ داران اسی صورت میں مقامی عہدہ داران کے کام کی نگرانی کر سکتے ہیں۔ لہذا یہ ضروری ہے۔ کہ باقاعدگی سے اس طریق کار کے مطابق آئندہ کے لئے عمل ہوتا رہے۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

رسالہ "فرقان" کے خریداروں کو ضروری اطلاع

رسالہ فرقان کا رجسٹریشن ایل نمبر پہونچ گیا ہے۔ اور رسالہ نمبر ۱ و نمبر ۲ جملہ خریداران کے نام ڈاک میں ڈال دیا گیا ہے۔ جو خریدار دستی رسالہ نمبر ۱ لے گئے تھے۔ ان کے نام صرف ۲ بابت ماہ فروری ارسال کیا گیا ہے۔ رسالہ فرقان ہر مہینے کی ۱۰ تاریخ کو شائع ہوا کرے گا۔ انشاء اللہ اگر ۲۰ تاریخ تک ہندوستان کے خریداروں کو رسالہ نہ ملے تو آخر ماہ تک وہ طلب کر سکتے ہیں۔ اگر کسی دوست کے پتہ میں تبدیلی ہو یا پتہ غلط ہو۔ تو وہ اسکی فوراً اطلاع فرما دیں۔ تا پتے چھپنے سے پہلے اصلاح ہو سکے۔ مینجر رسالہ فرقان قادیان

نماز کی حقیقت

تبتل جب اسلام میں منع ہے تو پھر انقطاع الی اللہ باوجود سارے ضروری اشتغال کے کیونکر حاصل ہو تا جبکہ بھی اسی بہرہ ور ہو۔ اور کسان بھی۔ تجار بھی اور ہر قسم کا پیشہ ور بھی۔ فارغ بھی اور مشغول بھی۔ عالم بھی اور جاہل بھی امیر بھی اور غریب بھی۔ سب مذاہب کے عقائد اور اعمال پر نظر ڈال کر پھر غور کرکے اگر آپ کو یہ قسمت نظر آئے گی۔ تو صرف اس مذہب میں جس میں نماز کو بطور تاکید کے پانچ وقت ادا کرنا علاوہ دیگر اوقات کی نمازوں کے مقرر اور فرض کر دیا گیا ہے اس پانچ وقتہ نماز سے معبود کس طرح یاد رہتا ہے۔ اُس سے کس طرح عاشقانہ لو لگی رہتی ہے۔ اس میں صحیح حقیقت کی معرفت کے بغیر کوئی تلاش کرے۔ تو اس کا ملنا بالکل ہی محال اور ناممکن ہے۔ جلدی جلدی ہی نماز ادا کرنے والے کو اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئی دفعہ نماز پڑھوائی۔ اور فرمایا۔ بدون اطمینان اور سکون فی الصلوٰۃ کے نماز ادا نہیں ہوتی۔ جو شخص اپنی نماز کی حقیقت کو بھولے رہتا ہے۔ اس کی حالت پر جتنا بھی افسوس کیا جائے۔ اُتنا ہی تھوڑا ہے۔ اُس نے گھر کو چھوڑا۔ اپنے کاروبار کو بند کیا۔ اور مسجد میں واركعوا مع الراكعين پر عمل کرنے کے لئے آیا۔ لیکن نہ نماز کے معانی کو سمجھا۔ نہ اُس کی صحیح غرض کو پہچانا۔ اور نہ ہی اس نماز نے اس کے مکاسب کے زنگ کو اس کے دل و دماغ سے صاف کیا۔ اس کے معبود سے اس کا عاشقانہ تعلق نہ بڑھا۔ صراطِ مستقیم بھی نہ ملا۔ اور مغضوبین اور ضالین پڑھ کر اس کے رونگٹے بھی کھڑے نہ ہوئے۔ منکرات فحشاء کا ویسا ہی شکار بھی بنا رہا۔ یہ خود ہی سوچ کر دیکھئے۔ اس کی نماز کیسی ہوئی۔ کیا اس کا دن رات میں کم از کم سترہ دفعہ اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله جاگتے ہوئے شہادت کے لئے انگلی اُٹھاتے ہوئے گویا اچھی طرح دل و دماغ کو متنبہ کرتے ہوئے کہنا بجا اور درست ہے۔ جبکہ میدان عمل میں نہ تو معبود کا ہی اسے واجبا نہ پاس ہے۔ اور نہ ہی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتدا اس کا دل پسند شیوہ ہے دن رات کے ۲۴ گھنٹوں میں سے سات گھنٹے اس کی نیند کے نکال دیئے جائیں۔ تو گویا ہر گھنٹے میں ایک دفعہ اس کا شہادت کا اعتراف اس کے حواس کو بیدار کرتا ہوا نظر آتا ہے :: لیکن باوجود اس کے موٹا بہ چالی نظر پر زور دے کر بھی تلاش کریں۔ تو ڈھونڈنے سے نہیں ملتی۔ اتنی دفعہ اقرار اور وہی مجرمانہ ادا۔ ذرا اور غور فرمائیں۔ امام کے ساتھ بھی اور فرداً بھی ایاك نعبد کو بار بار دہرانا اور سرًا اور علانیۃً اس کا اقرار کرنا۔ اور معبود حقیقی کے سامنے ہو کر یہ کلمات مونہہ سے کہنا لیکن اللہ کس امر سے ناراض ہوتا ہے۔ اور کس سے وُہ خوش۔ اس کا علم نہ ہونا یہ کتنی بے مغز بات ہے۔ اسی لئے ان الذين يتلون كتاب الله واقاموا الصلوٰة وانفقوا مما رزقناهم سرًا وعلانيةً يرجون تجارة لن تبور فرما کر آگاہ کر دیا ہے۔ کہ اوامر و نواہی کا علم رکھ کر نماز کا قیام۔ اور انفاق لوجہہ یقیناً ایسا امر ہے۔ کہ اس کا اجر ضرور ہی ملے گا۔ بلکہ اجر سے بھی بڑھ کر اس کی قدر کی جائے گی۔ اور ہمارا غفر بھی اپنا کام کرے گا۔ نمازی مسجد میں آیا۔ عبودیت کا اقرار بھی کیا۔ بار بار شہادت بھی دے گیا اور زبان کی عبودیت اور جسم کی عبودیت۔ اور مال کی عبودیت کا بھی تکرار کر گیا۔ لیکن مسجد سے نکل کر لوگوں کے سامنے تمام معاملات میں عدل اور احسان کو بھلا کر فسق کے لئے تیز قدم ہو گیا۔ تو اُن بے چاروں کو بھی نماز سے روکا۔ اور کبر مقتاً عند الله ان تقولوا ما لا تفعلون کا بھی مصداق ٹھہرا۔ لوگوں نے بھی ایسے نمازی پر ویل کی۔ اور بدعملی کا جامہ پہننے کی وجہ سے اس کی بارگاہ حضرت احدیت میں بھی ریاء کی نماز ٹھہری۔ ایسی عبادت نے تو اتقاء پیدا کرنے کے بجائے اُلٹا اس کو موجب عتاب کر دیا۔ یہ وہ نماز ہی ہے۔ جو اسلام سے لوگوں کو روک رہا ہے ورنہ جبکہ نماز۔ نمازی کے اعضاء کو گویا جوارح اللہ میں تبدیل کر دیتی ہے۔ تو پھر تو زمین پر نہایت ہی احسن اخلاق سے متصف صرف نمازی ہی ہو سکتا ہے۔ اس طرح کے نمازی منتہی ہونے رکھنے والے پھر اگر زمین میں بکثرت ہو جائیں۔ تو کس کا سر پھرا ہے۔ کہ پھر اس نماز کے لئے ہر طرح سے رشک کے ساتھ پوری سرگرمی نہ دکھائے۔ ہے تو انها لكبيرة۔ لیکن اقامت صلوٰۃ اس کے بدوں ہے بھی سراسر سارے کا سارا بہت کچھ عبث سا کھیل۔ جہالت اور علم کے بالفرور الگ الگ نتائج ہیں۔ اور اندھا۔ اور بینا یکساں ہوں۔ تو کس طرح۔ پس ایسے کیمیائی نسخہ کو جو انسان کو زمینی سے آسمانی بنا دیتا ہے۔ تغافل سے۔ غلط استعمال سے بالکل ہی محفوظ کر دینا از حد ضروری ہے شیطان بھی نمازی کے دل و دماغ کے ارد گرد وسوسوں میں ڈالنے کے لئے بڑی سرگرمی دکھایا کرتا ہے۔ ایسے موذی سے جو خدا تعالے کی طرف آنے میں اس طرح روک بنتا رہتا ہے۔ استعاذہ باللہ العظیم عجیب ڈنڈا ہے اس کو کبھی فراموش نہ کیا جائے۔ اور ہمیشہ اوّاب حفیظ بننے کی از حد کوشش کی جائے ::

بھائی عبدالرحیم - قادیان

امیدِ سحر

دانائی باطل کے ہنر دیکھ رہے ہیں
زہریلے خیالوں کے ثمر دیکھ رہے ہیں

پانی بھی بھڑک اُٹھا ہے مٹی بھی ہوا بھی
بارود عناصر میں شرر دیکھ رہے ہیں

جیسے کسی بچے کے کھلونے ہوں یونہی آج
ابلیس کے ہاتھوں میں بشر دیکھ رہے ہیں

یہ نوح کا طوفان ہے یا لوط کی آندھی
سب خطروں سے بڑھ کر یہ خطر دیکھ رہے ہیں

آرام میں مشرق ہے نہ مغرب نہ جزائر
طبقاتِ زمیں زیر و زبر دیکھ رہے ہیں

ہیں سر بفلک جتنے تکبر کے محلات
گرتے ہوئے سب خاک بسر دیکھ رہے ہیں

کھنڈرات کے انبار در انبار ہیں ہر سو
قائم کوئی دیوار نہ در دیکھ رہے ہیں

دنیا جو ہوئی جاتی ہے خود درہم و برہم
حیرت زدہ ہیں شمس و قمر دیکھ رہے ہیں

شہکار یہ انسان کی تباہی کا المناک
افلاک سے دزدیدہ نظر دیکھ رہے ہیں

پھر ٹوٹنے والا ہے یہ صنعت کا طلسمات
اس راز میں اک رازِ دگر دیکھ رہے ہیں

اک مردِ خدا دوست کی تاثیر دعا سے
جبریل کا دنیا میں گزر دیکھ رہے ہیں

آوازِ مسیحائے زماں گونج رہی ہے
ہر چیز میں ہم اس کا اثر دیکھ رہے ہیں

حق نے جنہیں تنویر عطا کی ہیں نگاہیں
اس رات کی ظلمت میں سحر دیکھ رہے ہیں

تنویر

"پیغام صلح" کی غلط بیانی کی تردید

اخبار "پیغام صلح" ۳۰ جنوری میں جو "فسخ بیعت" کا مکتوب شائع ہوا اس کی حقیقت یہ ہے کہ حاجی محمد رمضان صاحب کی بیعت کی اطلاع سب سے پہلے حضرت مولانا غلام حسن خان صاحب پشاور کو حاجی صاحب موصوف کے فرزند کیپٹن عبدالرحمٰن صاحب آئی۔ ایم۔ ایس نے دی بعدازاں حاجی صاحب کا ایک خط جناب قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت ہائے صوبہ سرحد کو ملا۔ اور دوسرا خط ان کا جناب میاں محمد یوسف صاحب مردان کو پہونچا جس میں انہوں نے اپنی بیعت خلافت کا ذکر کیا تھا۔ چند دنوں کے بعد ہم نے سنا۔ کہ حاجی صاحب کا ایک خط متعلق فسخ بیعت اخبار "پیغام صلح" میں شائع ہوا ہے۔ ہمارے بعض دوستوں نے غیر مبایعین سے وہ پرچہ طلب کیا۔ مگر کسی نے نہ دیا۔ خوش قسمتی سے مولوی عزیز بخش صاحب نے وہ پرچہ معہ ایک خط کے میرے نام بھیج دیا۔

میں نے مولوی عزیز بخش صاحب کا وہ خط اور اخبار سے کٹنگ فسخ بیعت کے مضمون کا نکال کر جناب چودہری یوسف علی صاحب کی خدمت میں کوہاٹ بھیج دیا۔ جناب چودہری صاحب سے حاجی صاحب کو اخبار کا کٹنگ اور خط بموجودگی ان کے فرزند کے دکھلایا۔ اس پر حاجی صاحب نے ایک تحریر جو ان کے اپنے فرزند کے قلم سے لکھی ہوئی ہے۔ اپنے دستخط کرکے چودہری صاحب کو دے دی۔ جس کی نقل حسب ذیل ہے۔

مکرمی جناب قاضی صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم۔ عرض آنکہ پیغام صلح جو میرا مضمون چھپا ہے۔ کہ شاید میں نے بیماری اور پریشان دماغی کے سبب سے کوہاٹ کے قادیانی دوستوں کے مجبور کرنے پر بیعت کی ہے یہ غلط ہے۔ میں نے بیعت اپنی خوشی اور بغیر ان کی تحریک کے کی تھی۔ اگرچہ اس وقت بوجہ کمزوری میں اپنی اس بیعت پر (یعنی میاں صاحب کی بیعت پر) قائم نہیں رہ سکتا۔ لیکن یہ بات صاف کرنا چاہتا ہوں۔ کہ بیعت کرتے وقت مجھ پر کسی قسم کا دباؤ نہیں ڈالا گیا"۔ والسلام حاجی محمد رمضان ۴۲/۲/۱۵

مگر افسوس ہے کہ فسخ بیعت کا خط لکھنے والے نے نہایت دیدہ دلیری سے اپنی طرف سے لکھ دیا۔ کہ قادیانی دوستوں نے بیماری اور پریشان دماغی سے فائدہ اٹھا کر بیعت کا خط لکھا لیا"!

ایک مذہبی جماعت کے مبلغ کی یہ حرکت کس قدر نفرت انگیز ہے۔ کہ اس نے دو جھوٹ اس مکتوب میں لکھے۔ ایک تو سہارے کی آڑ لے کر یہ لکھا۔ کہ حاجی صاحب کی بیعت کا اعلان اخبار الفضل میں ہوا ہے۔ حالانکہ کوئی اعلان شائع نہیں ہوا تھا۔ دوم ہماری جماعت پر الزام لگایا۔ کہ ہم نے حاجی صاحب کی بیماری سے فائدہ اٹھا کر بیعت کا خط لکھا لیا۔

اصل بات یہ ہے کہ پیغام پارٹی کے پشاوری ارکان ناکامی پر ناکامی کا موہنہ دیکھ کر بوکھلا گئے ہیں۔ اس سے قبل حضرت مولانا غلام حسن خان صاحب کی بیعت کے موقعہ پر اور جناب صاحبزادہ سیف الرحمٰن صاحب کی بیعت کے موقعہ پر نہایت دلآزار مضامین شائع کئے۔ جن پر پیغام پارٹی کے شریف الطبع لوگوں نے بھی اظہار نفرین کیا۔ سالانہ جلسہ کے بعد مولوی صدرالدین صاحب نے جناب صاحبزادہ صاحب کے فرزند کو خوش کرنے کے لئے صاحبزادہ صاحب کے داماد جناب محمود الرحمٰن صاحب کے سامنے پیغام صلح کے مضامین نگاروں کو گندی گالیاں دیں۔ اب پھر اخبار "پیغام صلح" نے بقول خود ایک ماہ کی خاموشی کے بعد ایک بہتان شائع کر دیا۔ حاجی صاحب بوجہ اپنی کمزوری کے اگر بیعت خلافت پر قائم نہیں رہے۔ تو اس سے ہمارا کیا نقصان ہوا۔ ان پر تو رویا کے ذریعہ ساری حقیقت واضح ہو چکی ہے۔

خاکسار عبدالکریم سیکرٹری اصلاح مابین

امریکہ میں ایک احمدی طالب علم کی تبلیغی مساعی

جہتہ عبدالخالق صاحب ابن جناب بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی ان دنوں امریکہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ انہوں نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک عریضہ ارسال کیا ہے۔ جس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:-

میں ایک لمبے عرصہ سے کوئی عریضہ ارسال خدمت نہیں کر سکا۔ گو اس کی ایک وجہ تو تعلیم میں مصروفیت ہے۔ مگر کچھ میری غفلت کا بھی اس میں دخل ہے۔ میں گزشتہ موسم گرما میں صرف چھ ہفتہ کے لئے ٹیکسز ٹیکنیکل کالج میں داخل ہوا تھا۔ لیکن پھر اس کے بعد کالوریڈو سکول آف مائنز میں چلا گیا۔ تاکہ سارا سال وہاں رہوں۔ مگر چونکہ ہندوستان سے مالی امداد بہم نہ پہونچ سکی۔ اس لئے وہاں سے آنا پڑا۔ اور اس وجہ سے کالوریڈو سکول میں لمبے عرصہ کے لئے داخل نہ ہو سکا۔ اگر میں اس سکول میں ہوتا۔ تو ۱۹۴۳ء میں ہی گریجوایٹ ہو کر ہندوستان واپس آسکتا تھا۔ مگر اب یہاں سے واپسی میں ایک سال کی تاخیر لازمی ہے۔ جون ۱۹۴۲ء میں کالوریڈو سکول میں جاؤنگا۔ اور وہاں پیٹرولیم انجینیرنگ کی تعلیم حاصل کرونگا میں اچھی طرح تعلیمی ترقی کر رہا ہوں۔ مگر حضور کی خاص دعاؤں کی اشد ضرورت ہے۔

کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ میں طلباء اور دوسرے لوگوں سے ہندوستان اور احمدیت کے حوالے سے اسلام کا ذکر نہ کروں۔ یہ تو انفرادی تبلیغ ہے۔ اس کے علاوہ پبلک میٹنگوں میں بھی اسلام اور احمدیت کے متعلق تقریروں وغیرہ کے کئی مواقع ملتے رہتے ہیں۔ ایسی تمام تقریریں تعلیم یافتہ لوگوں میں ہوتی ہیں جو سو فی صدی سفید لوگ ہوتے ہیں۔ کیونکہ رنگ دار اور حبشی لوگوں کو سفید رنگ کے لوگوں کے ساتھ میل جول کی اجازت نہیں میں یہ تمام تقریریں کلبوں کی دعوت پر کرتا ہوں۔ مگر ہمیشہ ایسے موقعہ کی تاک میں رہتا ہوں۔ جب کسی گروہ سے بات چیت کا موقعہ مل سکے۔ میری گذشتہ دوماہ کی سرگرمیوں کی تفصیل یہ ہے۔

۱۶ر اکتوبر کو میں نے سینٹ جان میتھوڈسٹ چرچ میں ینگ مین و ینگ ومن کرسچن ایسوسی ایشن کے مشترکہ اجلاس میں تقریر کی۔ میری تقریر کے دو حصے تھے ایک زبانی اور دوسرا تحریری۔ تحریر میں تو میں نے حضور کی کتاب احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے دو مضامین پڑھے۔ یعنی میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں۔ اور ذات باری تعالےٰ کے متعلق اسلامی تصور۔ علاوہ ازیں میں نے اس میں "سن رائز" سے دو اور امور کا بھی اضافہ کیا۔ اور یہ سب کچھ قریباً ایک گھنٹہ میں بیان ہوا۔ اور پھر ایک گھنٹہ میں نے مختلف گروپوں سے بات چیت کرنے اور ان کے سوالات کے جواب دینے پر صرف کیا۔ حاضری ڈیڑہ سو کے قریب تھی۔ مرد و عورتیں سب کالجوں سے تعلق رکھتی تھیں۔

۲۴ر اکتوبر کو مجھے اپنے کالج کی فرسٹ ایر کلاس کے سامنے تقریر کی دعوت دی گئی۔ مقصد تو یہ تھا۔ کہ ہندوستان کا جغرافیہ بیان کروں۔ مگر میں نے اسے ہندوستان کے رسم و رواج اور مذہب کے ذکر پر ختم کیا اور اسی سلسلہ میں اسلامی اصول بیان کئے ساٹھ طلباء موجود تھے۔

۲۵ر اکتوبر کو ایک اور چھوٹے سے گروپ نے مجھے اسلام کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کی غرض سے مدعو کیا اس کے علاوہ بعض اور تقریریں مقرر ہو چکی ہیں۔

۹ر نومبر ۱۹۴۱ء کو مجھے ٹیکسز ٹیکنالوجیکل کالج کے ہوم اکنامکس ہاؤس کے ممبروں کی طرف سے ڈنر پارٹی پر بلایا گیا ہے۔ اس ہاؤس میں قریباً تیرہ لڑکیاں ہیں جو ایک زنانہ پروفیسر کے ساتھ رہتی ہیں۔ اتوار کے روز مجھے ایک مقامی چرچ میں ہائی سکول کے طلباء کے سامنے تقریر کے لئے بلایا گیا ہے۔ اور میں اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے طلباء کو دوسری باتوں کے ساتھ اسلام کے متعلق بھی بہت کچھ بتا سکوں گا۔ ۲۲

۲۲ ۱۰ر نومبر ۱۹۴۱ء کو میں ایک ڈنر میٹنگ میں تقریر کرنے والا ہوں۔ جو لوکل پروفیشنل عورتوں کی سوسائٹی کے زیر اہتمام ہوگی۔ یہ ان تمام عورتوں کا جو مختلف کاموں پر لگی ہوئی ہیں ایک نیشنل ادارہ ہے۔ اور اس وجہ سے امید ہے کہ حاضری بہت ہوگی۔ علاوہ ازیں مجھے کالج ہذا کی فلاسوفیکل سوسائٹی میں بھی تقریر کی دعوت مل چکی ہے۔

آخر میں حضور سے اپنے۔ اپنے والدین اور خاندان کے دیگر افراد کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

رپورٹ مساعی مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ ظہور ۱۳۲۰ ہش

(۱)

شعبہ وقار عمل

مجالس مقامی:۔ محلہ دارالسعت۔ دارالفتوح دارالبرکات شرقی اور حلقہ مسجد مبارک میں کم وبیش کام ہوتا رہا۔ محلہ دارالبرکات میں بارش کی وجہ سے تین راستے گزرنے کے قابل بنائے گئے۔ محلہ دارالرحمت کے خدام حضرت امیر المومنین کی آمد پر ہرچووال کے پل پر رات کو راستہ درست کرتے گئے۔ اور ایک سڑک مقامی طور پر مرمت کی گئی۔

مجالس بیرون:۔ دہلی میں ۳۶ اراکین نے ۲½ گھنٹے کام کرکے نظام الدین کی بستی میں خاص وقار عمل منایا۔ دیناپور میں دس گلیاں صاف کی گئیں۔ ایک گڑھا پر کیا گیا۔ کیرنگ میں ایک راستہ خاص طور پر درست کیا گیا۔ نصرت آباد میں ایک سڑک اور پل کو درست کیا گیا۔ امرت سر میں خدام نے دو دفعہ باہر جاکر گاؤں میں وقار عمل منایا۔ سید والا میں ایک سو بیس فٹ لمبی سڑک ٹھیک کی گئی۔ چک ۹۹ شمالی سرگودھا مسجد کی درستی کے علاوہ ایک راستہ صاف کیا گیا۔ ۱۹۵ ر کھ میں مسجد کی صفائی کی گئی۔ گھٹیالیاں داتہ زید کا۔ کنڈا گھاٹ۔ سونگھڑہ۔ اور لودھراں میں خدام نے محنت کے ساتھ مٹی ڈال کر راستے درست کئے۔ گوکھووال۔ بنوں۔ میاں والی فیروز پور چھاؤنی۔ کریام۔ اور توپ خانہ میں بھی کم وبیش کام ہوتا رہا۔ ناصر آباد میں ایک گڑھے میں ۵۰۰ مربع فٹ مٹی ڈالی گئی۔ مسجد کے چاروں طرف ½ ۱ فٹ مٹی ڈالی گئی۔

شعبہ خدمت خلق

مقامی:۔ نو اصحاب کو امداد بہم پہنچائی گئی۔ ۴۴ مریضوں کی عیادت کی گئی۔ ایک مسجد میں خوشبو جلانے کا انتظام کیا گیا۔ اور ایک جگہ وضو کے لئے پانی مہیا کیا گیا۔ ۸ گھروں کا سودا سلف لاکر دیا گیا۔ چار اصحاب کو کھانا کھلایا گیا۔ ۴ جنازوں میں چار حلقوں کے خدام نے شمولیت کی۔ دو راستے مرمت کئے۔ ۵ مریضوں کا علاج کیا گیا۔ ۳ نالیاں صاف کی گئیں اور ایک مسجد کی صفائی کی گئی۔

بیرون:۔ کراچی میں ایک خادم نے فسٹ ایڈ کا امتحان پاس کیا۔ امرت سر میں ۵۱ مریضوں کی عیادت کی گئی۔ اور بہت سے اشخاص کو عملی مدد پہونچائی گئی۔ سید والا میں ۱۲۰ مرتبہ عیادت کی گئی۔ چک ۱۹۵ ر میں ایک پل کی مرمت کی گئی۔ داتہ زید کا میں خاص طور پر عملی امداد کی طرف توجہ دی گئی۔ لاہور میں ایک دوست کو تین روپے دیئے گئے۔ ۲ غریبوں کو پڑھانے کا انتظام کیا گیا۔ شریف پور میں سائبان لگائے گئے۔ ایک گم شدہ بچے اور دنبے کو منزل پر پہنچایا گیا۔ کنڈا گھاٹ میں ۱۲۳ خطوط لکھ کر دئیے گئے۔ ناصر آباد میں ملیریا کے باعث ۳ دیگ چاول پکا کر صدقہ کیا گیا۔ شریف پورہ بنوں۔ موگا۔ ناصر آباد۔ مونگ۔ کنڈا گھاٹ۔ داتہ زید کا۔ میانوالی۔ گوکھووالی۔ لاہور، سید والا اور دیناپور میں عملی امداد حتی الوسع پہنچائی جاتی رہی۔ فیروز پور چھاؤنی۔ شریف پورہ۔ مونگ داتہ زید کا اور دہلی میں مریضوں کی عیادت کی جاتی رہی۔ امرت سر۔ کیرنگ۔ لاہور۔ کنڈا گھاٹ۔ چک ۹۹ اور شریف پورہ میں سودا سلف لاکر دیا جاتا رہا۔ کریام۔ موگا مونگ۔ میانوالی۔ لائلپور۔ کیرنگ۔ دیناپور۔ امرت سر اور دہلی میں مسافروں اور محتاجوں کو کھانا کھلایا گیا۔ مونگ میں ایک میت کی تجہیز و تکفین کے انتظامات کئے گئے۔ فیروز پور چھاؤنی اور شریف پورہ میں راستے درست کئے گئے۔ مونگ کنڈا گھاٹ اور داتہ زید کا۔ سید والا۔ اور امرت سر میں مریضوں کی عیادت کی جاتی رہی۔ لودھراں میں گلیاں صاف کی گئیں۔ امرتسر میں نالیاں صاف کی گئیں۔ مونگ میں جمعہ کے روز پنکھا کشی کا انتظام رہا۔ بنوں۔ گنج۔ فیروز پور چھاؤنی اور دہلی میں بیکاری کو دور کرنے کی کوشش کی گئی۔ شریف پور۔ بنوں۔ لائل پور دیناپور۔ امرت سر اور دہلی میں مالی امداد بعض کو بہم پہنچائی گئی۔ ۱۹۵ رکھ میں ایک پل کی مرمت کی گئی۔

شعبہ تربیت واصلاح

مجالس مقامی۔ قادیان کے جملہ حلقہ جات میں نماز باجماعت کی تلقین کی جاتی رہی۔ دارالبرکات دارالعلوم اور دارالرحمت میں درس کا سلسلہ جاری رہا۔ دارالبرکات شرقی و غربی میں سلسلہ کی جدوجہد بھی ایک حد تک رہی۔ دارالفضل میں بورڈوں پر ملفوظات لکھے گئے۔ دارالفتوح اور حلقہ مسجد مبارک میں آوارہ گردی کے انسداد کی کوشش کی گئی۔ دارالرحمت میں صبح کی نماز کے لئے جگایا گیا۔ دارالبرکات شرقی اور دارالرحمت میں اجلاس ہوتے رہے۔

مجالس بیرون:۔ دہلی۔ سید والا۔ لاہور۔ بنوں اور داتہ زید کا میں ہفتہ وار اجلاس ہوتے رہے۔ کراچی۔ امرتسر۔ اسلام آباد۔ دہلی۔ لاہور۔ گھوکھروال۔ مونگ۔ فیروز پور۔ سونگھڑہ اور موگا میں نماز باجماعت کی طرف توجہ دلائی گئی دہلی۔ اسلام آباد۔ امرتسر۔ انبالہ۔ سونگھڑہ پنکھالی اور شاہدرہ میں تبلیغ کے لئے کوشش کی گئی۔ دہلی۔ دیناپور۔ امرت سر۔ سید والا۔ چک ۹۹ لائلپور۔ گھوکھووال۔ بنوں۔ گھٹیالیاں گنج۔ موگا۔ داتہ زید کا۔ مونگ۔ کنڈا گھاٹ۔ اور کریام میں درس کا سلسلہ جاری رہا۔ کیرنگ لائلپور۔ بنوں۔ داتہ زید کا اور گنج میں داڑھی رکھنے کی ترغیب دی گئی۔ چک ۹۹ کراچی میانوالی اور گنج میں دو دو تربیتی اجلاس ہوئے باغبانپورہ اور لائل پور میں ایک ایک جلسہ کیا گیا۔ بنوں۔ داتہ زید کا۔ کریام اور گنج میں حقہ نوشی کے انسداد کے لئے کوشش کی گئی۔ دیناپور میں باری باری روزانہ تقریر کی مشق کرائی گئی۔ کیرنگ میں ایک ممبر نے مستورات میں درس کا سلسلہ جاری رکھا۔ امرتسر اور کنڈا گھاٹ میں اخبار کا مطالعہ کیا گیا۔ ۱۹۹ رکھ ضلع لائلپور میں انفرادی طور پر اصلاح کی طرف توجہ دلائی گئی۔ بنوں میں بعض خدام نے قرآن کریم کی بعض آیات یاد کرکے سنائیں۔ انبالہ میں ایک تربیتی اور تبلیغی اجلاس ہوا۔ مونگ میں دو دفعہ جلوس کی صورت میں حضور علیہ السلام کے اشعار پڑھے گئے۔ فیروز پور میں نماز کے لئے جگایا گیا۔ شاہدرہ میں دو دوستوں نے پندرہ دن تبلیغ کی۔

شعبہ اطفال

مجالس مقامی:۔ دارالسعت اور دارالرحمت میں اطفال کو نماز کے متعلق سبق دیا جاتا رہا۔ دارالبرکات شرقی میں اطفال کے اجلاس ہفتہ وار ہوتے رہے۔ دارالانوار میں ایک ماہوار جلسہ ہوا۔ دارالبرکات میں اطفال نے کھیلوں میں حصہ لیا۔ نیز اطفال نے بھینی بانگر میں ایک جلسہ کیا۔ درس بھی جاری کئے۔ دارالرحمت میں نمازوں کی طرف خاص توجہ دی گئی۔

مجالس بیرون:۔ دہلی میں اطفال تنظیم سے کام کرتے رہے۔ اجلاس بھی منعقد ہوئے۔ دیناپور میں قرآن کریم۔ قاعدہ۔ اور احمدیت کی ننھی کتاب کا سبق دیا جاتا رہا۔ کیرنگ میں روزانہ ایک گھنٹہ تعلیم دی جاتی رہی۔ سید والا میں اطفال جمعہ کو مسواکیں تقسیم کرتے رہے وضو کیلئے پانی ٹوٹیوں میں ڈالا۔ اور تبلیغ کی۔ لاہور اور لائلپور میں نماز باترجمہ سکھانے کے علاوہ باجماعت ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی داتہ زید کا میں ہفتہ وار اجلاس ہوتے رہے اطفال کی تعلیم کا انتظام رہا۔ مونگ میں بھی کام عمدہ رہا۔ فیروز پور چھاؤنی میں جمعہ کے روز اطفال جمع ہوتے رہے۔ کریام گوکھووال۔ شریف پورہ۔ امرتسر میں بھی کام کا سلسلہ کچھ جاری رہا۔

مرکزی اطفال قادیان کا ماہوار اجلاس دارالرحمت میں منعقد ہوا۔ جس میں اطفال سے نماز سادہ اور باترجمہ سنی گئی۔ اس دفعہ اکتوبر میں منعقدہ سہ ماہی امتحان اطفال کے لئے اخبار میں اعلان کرائے گئے۔ اور مجالس کو بذریعہ خطوط تحریک کی گئی۔ اور مقامی طور پر سرکلر کے ذریعہ مطلع کیا گیا۔

خاکسار۔ مرزا ناصر احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان
خاکسار۔ خلیل احمد ناصر سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

نائیجیریا کی مسجد کے متعلق اعلان

احمدی احباب سے مخفی نہیں ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کس قدر خواہش ہے۔ کہ ہر انجمن اندرون و بیرون ہند کی اپنی مسجد ہو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اس خواہش کے ماتحت انجمن احمدیہ نائیجیریا (مغربی افریقہ) کو مسجد کی تعمیر کی اجازت دی گئی۔ جس کا تخمینہ ۵۰۰۰ روپیہ تھا۔ اور اس روپیہ کی فراہمی کے لئے ماہ صلح سال پیوستہ سے اخبار میں بار بار اعلان کئے جارہے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ احباب کی کم توجہی کی وجہ سے ابھی تک مطلوبہ رقم پوری نہیں ہوسکی۔ قریب دو ہزار روپیہ کے باقی ہے۔ حالانکہ خدا تعالے کے فضل سے سلسلہ احمدیہ میں ایسے ذی ثروت احباب بھی ہیں۔ جو چند مل کر اس رقم کو پورا کرکے حضور کی دعاؤں اور ثواب کے مستحق ہو جاتے۔ میں اس اعلان کے ذریعہ ایک مرتبہ پھر دوستوں کو خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جلد اس قلیل رقم کو

ہندوستانی خوراک کی اصلاح کے متعلق ضروری ہدایات

"جو لوگ ہندوستانی غذا کی اصلاح کیلئے کوشاں ہیں۔ ان کا ایک فرض یہ بھی ہے۔ کہ وہ پڑھے لکھوں کو پڑھائیں۔" ـــ یہ وہ الفاظ ہیں۔ جو کونور کے غذائی تحقیقات کے معملوں کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ڈبلیو۔ آر۔ آئکرائڈ نے ہیلتھ بلیٹن نمبر ۲۳ "ہندوستانی غذاؤں کی غذائیت اور قابلِ اطمینان خوراکوں کی تیاری" کی تیسری اشاعت میں تحریر کئے ہیں۔

ڈاکٹر موصوف لکھتے ہیں۔ کہ صرف غریبوں ہی کا یہ حال نہیں ہے۔ کہ کھانے کے معاملے میں انہیں انتخاب کا کم موقع ہے۔ اور خوراک کے متعلق جہالت اور تعصب کی وجہ سے وہ اپنی صحت خراب کر لیتے ہیں۔ بلکہ ہندوستان اور دوسری جگہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جنہیں اچھی سے اچھی خوراک میسر آ سکتی ہے اور جو اچھی سے اچھی خوراک اپنے بچوں کو دے سکتے ہیں مگر حقیقت میں ایسا نہیں کرتے۔ خوش حال طبقوں میں بھی باسانی ایسے لڑکے ملتے ہیں۔ جو خرابیٔ غذا اور کمی خوراک کی وجہ سے خطرناک بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ جن لوگوں کو غذا کی کمی یا خرابی کی شکایت ہوتی ہے۔ وہ عموماً وہی لوگ ہوتے ہیں جو قابلِ اطمینان غذا نہیں خرید سکتے ہندوستان کے بہت سے ایسے ادارے جہاں بچوں کے رہنے کا انتظام ہے مفلس ہیں۔ اور وہ اکثر فی کس تین روپیہ مہینہ یا اس سے بھی کم اپنے بچوں پر صرف کر سکتے ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ دشوار ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے کہ اس رقم میں قابلِ اطمینان غذا فراہم ہو سکے۔

دودھ کی قدر و قیمت

لیکن اکثر ایسی صورت میں بھی جب کہ غربت کی وجہ سے غذائیت کے جدید ترین معیاروں کو پورا نہیں کیا جا سکتا بغیر کسی مزید خرچ کے مؤثر اصلاحیں ممکن ہیں۔ بہتر یہ ہے۔ کہ بچوں کو روزانہ ۸ اونس سے زائد دودھ ملے (حالانکہ غذائیت کے متعلق دوسری جگہ کام کرنے والوں نے اس مقدار کو بھی کم بتایا ہے) اگر اصلی دودھ کی اتنی مقدار کا اضافہ بھی سرمایہ کو دیکھتے ہوئے ناقابلِ برداشت ہو۔ تو چھاچھ یا مکھن نکلا دودھ (جو مکھن نکلے دودھ کے سفوف سے بنایا جائے) دیا جا سکتا ہے۔ تھوڑا سا دودھ ملنا بالکل نہ ملنے سے بہتر ہے۔

تجربات سے پتہ چلا ہے۔ کہ ان بچوں کو جنہیں معمولی "غیر متوازن" "ہندوستانی خوراک" ملتی ہے۔ انہیں اگر ۸ اونس مکھن نکلا دودھ روزانہ ملے۔ تو ان کی اٹھان بھی تیزی کیساتھ ہوگی۔ اور ان کی صحت و خوش حالی میں بھی ترقی ہوگی۔ خوراک میں یہ اضافہ کچھ بہت گراں نہیں ہے۔ چنانچہ ہندوستان میں بچوں کی بہت سی پرورش گاہوں میں اس پر عمل ہو رہا ہے۔ اور بچوں کو بہت فائدہ پہنچ رہا ہے۔

دودھ (جس میں چھاچھ اور مکھن نکلا دودھ بھی شامل ہے) پنیر اور ساگ پات والی ترکاریوں میں کیلسیم بہت زیادہ پایا جاتا ہے جوانوں کے مقابلہ میں بچوں کو کیلسیم اور دوسرے معدنی اجزاء کی اسی طرح زیادہ ضرورت ہوتی ہے جس طرح لحمہ (پروٹین) کی۔ چاول میں کیلسیم کی بہت کمی ہے۔ اور نتائج سے پتہ چلتا ہے۔ کہ چاول کھانے والوں کی خوراک کی ایک بہت بڑی خرابی کیلسیم کی کمی ہے۔

اسوا چاول

اگر کوٹ کر صاف کئے ہوئے چاول استعمال کئے جائیں۔ تو خوراک کی غذائیت (اور کھانے والوں کی صحت) کو اس طرح بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ کہ یا تو صرف بے پالش چاول استعمال کئے جائیں۔ یا خوراک میں تھوڑے سے بے پالش چاول یا گیہوں کے چوکر سمیت آٹے کو یا کسی موٹے اناج خصوصاً راگی کو شامل کر لیا جائے۔ اگر پالش دار چاول ہی خوراک کا اصل جزو ہے۔ تو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ پالش دار چاول کھانے والوں کو گیہوں کا چوکر سمیت آٹا یا راگی استعمال کرنے والے کے مقابلہ میں "حفاظتی" غذاؤں مثلاً دودھ سبزیوں پھلوں وغیرہ کی زیادہ ضرورت ہے اگر خوراک میں قریب قریب چاول ہی چاول ہوں۔ یا اگر لوگ اتنے غریب ہوں کہ دوسری غذائیں بہت ہی تھوڑی مقدار میں خرید سکتے ہوں تو اس سوال کی اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے۔ کہ چاول کو کس صورت میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ اسوا چاول خواہ پالش دار ہو غذائیت میں (خصوصاً جہاں تک بیری بیری مرض سے بچانے والے حیاتین کا تعلق ہے) اسی حد تک صاف کئے ہوئے اردا چاول سے بہتر ہوتا ہے۔

بچوں کی پرورش گاہوں اور عام لوگوں کی غذاؤں میں اکثر چکنائی یا چربی کی کمی ہوتی ہے۔ اگر خوراک میں نباتاتی تیل کی کچھ مقدار کا اضافہ کر دیا جائے۔ اور اناج کی اتنی مقدار نکال دی جائے۔ جس سے اتنے ہی حرارے (کیلوریز) پیدا ہوتے ہوں۔ جتنے نباتاتی تیل کی اس مقدار سے۔ تو خرچ میں کچھ بہت زیادہ اضافہ نہ ہوگا۔ ظاہر ہے خالص گھی یا مکھن نباتاتی چکنائی سے بہتر ہے۔ لیکن بہت زیادہ گراں ہے۔

دالوں میں لحمہ (پروٹین) اور بعض حیاتین ب بڑی مقدار میں ہوتے ہیں۔ اگر روزانہ دو تین اونس دال کا اضافہ کر دیا جائے۔ تو ایسی خوراک کی غذائیت میں اضافہ ہو جائے گا۔ جس میں زیادہ تر اناج ہی اناج ہو۔ بہرحال امدادی غذاؤں کی حیثیت سے حیوانی غذائیں مثلاً دودھ۔ مچھلی اور گوشت عام طور پر دالوں کے مقابلے میں بہتر ہوتی ہیں۔

مونگ پھلی

انسانی غذا کی حیثیت سے شائد مونگ پھلی سے زیادہ کام لیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ ان میں مختلف قسم کے غذائی اجزاء (جن میں بعض حیاتین ب بھی شامل ہیں) بڑی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ اگر روزانہ ایک آدھ اونس مونگ پھلی کا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مبارک خواہش!

کیا آپ اس کے پورا کرنے میں کوشاں ہیں؟

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اخبارات سلسلہ کی اشاعت کی طرف توجہ کرنے کا ارشاد کرتے ہوئے "الفضل" کے متعلق اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا۔ کہ

اس کے کم از کم پانچ چھ ہزار خریدار ہونے چاہئیں!

ہم "الفضل" کے خریدار اصحاب سے جن کے حلقۂ احباب میں یا جن کے علم میں ایک بھی احمدی ایسا ہے۔ جو "الفضل" کے خریدنے کی استطاعت رکھتا ہے۔ مگر اُسے نہیں خریدتا مؤدبانہ دریافت کرتے ہیں۔ کہ کیا انہوں نے حضور کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے ایسے احمدی دوست کو "الفضل" کا خریدار بننے کی تحریک فرمائی۔ اگر کسی وجہ سے آپ کو ابھی تک اس کا موقعہ نہیں ملا۔ تو آپ کا فرض ہے۔ کہ سب سے پہلی فرصت میں یہ ضروری تحریک فرما کر اپنے پیارے امام کی خوشنودی اور اللہ تعالیٰ کی رضاء حاصل کریں۔

حضور نے توسیع اشاعت کو ایک اہم فرض قرار دیتے ہوئے فرمایا:۔

"یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جس درخت کو پانی نہ ملتا ہے وہ خشک ہو جاتا ہے۔ اس زمانہ کی ضرورتوں کے لحاظ سے اخبار بھی پانی کا رنگ رکھتے ہیں۔ اسلئے انکا مطالعہ ضروری ہے"

نیازمند منیجر "الفضل"

اضافہ کر دیا جائے ۔ تو بعض اجزا جن کی ادنیٰ چاول والی غذاؤں میں کمی ہوتی ہے ۔ حاصل ہو جائیں گے۔

بچوں کی خوراک میں ہمیشہ پھل بھی ہونے چاہئیں۔ کیلا جو ایک سستا پھل ہے ۔ اور اکثر ہوسٹلوں میں کھانے کو ملتا ہے اچھی غذا ہے مگر اس میں کچھ غیر معمولی طور پر زیادہ غذائیت نہیں ہے ۔ ٹماٹر نارنگیوں اور دوسرے "عرق دار" پھلوں میں کیلے سے زیادہ حیاتین پائے جاتے ہیں ۔ اور ادنےٰ درجہ کی غذاؤں میں اُن سے مفید اضافہ ہو جاتا ہے ۔

تیار کردہ حیاتین

اگر دوا کی صورت میں لوہے یا کیلسیم لیکٹیٹ کی تھوڑی سی مقدار روزانہ استعمال کی جائے تو بہت اچھا ہوگا ۔ اِدھر پچھلے چند سال میں متعدد حیاتین کے کیمیاوی مرکبات دریافت ہوئے ہیں ۔ جن میں سے بعض اب بڑی مقدار میں اور سستے تیار کئے جا سکتے ہیں ۔ جو حیاتین اس طرح تیار کئے جاتے ہیں ۔ وہ جسم انسانی کے لئے ویسے ہی مفید ہوتے ہیں ۔ جیسے وہ حیاتین ۔ جو غذاؤں میں پائے جاتے ہیں ۔

ہو سکتا ہے ۔ کہ مزید تحقیقات اور فنی ترقیوں کی وجہ سے متعدد حیاتین خالص شکل میں اس قدر سستے داموں تیار ہو سکیں ۔ کہ انکے عام استعمال سے ادنیٰ ہندوستانی غذاؤں کی کچھ اصلاح ہو جائے ۔ چونکہ ابھی وہ زمانہ نہیں آیا اس لئے ہمیں زیادہ تر اس طرف توجہ کرنا چاہیئے کہ معمولی غذاؤں کو مناسب طور پر ترتیب دیکر خوراک کو بہتر بنائیں ۔

لیکن اگر خراب غذا پانے والے بچوں کو روزانہ ایک کیپسول دے دیا جائے ۔ جس میں مختلف قسم کے ضروری حیاتین ان کی ضروریات سے زیادہ طاقت میں ہوں ۔ تو کوئی انوکھی بات نہ ہوگی ۔

انگلستان کے کارخانے کا تیار کردہ خالص حیاتین ب میدہ کی روٹی میں ملا دیا جاتا ہے ۔ تاکہ اس میں قریب قریب اتنی ہی غذائیت پیدا ہو جائے ۔ جتنی کہ بے چھنے آٹے کی روٹی میں ہوتی ہے ۔ تیار کردہ سستے حیاتین کی آمیزش سے خوراک اور غذاؤں کو مقوی بنانے کے مسئلہ سے امریکہ میں بھی بہت دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے اگر اسی طرح دس بیس برس تک سائنسی تحقیقات میں برابر ترقی ہوتی رہی ۔ تو ہو سکتا ہے ۔ کہ اس سلسلہ میں بہت ہی غیر متوقع اور حیرت ناک نتائج برآمد ہوں ۔

صدر انجمن احمدیہ کے قرضداروں کو انتباہ

افسوس ہے ۔ کہ بعض احباب باوجود بار بار یاد دہانی کے قرضۂ حسنہ و وظائف تعلیمی کی واپسی کی طرف توجہ نہیں کرتے ۔ اس لئے نظارت بیت المال مجبور ہے کہ ایسے احباب کے خلاف محکمہ قضاء میں نالش کر کے ڈگری حاصل کرے ۔ اور اگر اس پر بھی وصولی نہ ہو تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اخراج از جماعت کی رپورٹ کرے ۔

اور بصورت عدم وصولی و اصلاح عدالتی کارروائی کرے ۔

لہٰذا ان تمام احباب کو جن کے ذمہ اس قسم کا قرضہ قابل ادا ہے ۔ توجہ دلائی جاتی ہے ۔ کہ وہ اپنے قرضوں کو حسب معاہدہ باقاعدہ ادا کرنے کی فکر کریں ۔ تاکہ ان کے خلاف مندرجہ بالا اقسام کی کارروائی کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے ۔ ورنہ اگر ہمیں مجبوراً اس قسم کی ناپسندیدہ کارروائی کرنی پڑی ۔ تو اس پر کسی کو کسی قسم کے شکوہ و شکایت کا حق نہ ہوگا ۔

ناظر بیت المال

ایک نہایت ضروری التماس

"الفضل" مورخہ ۲۰ ۔ ۲۱ فروری میں ان اصحاب کی فہرست شائع ہوئی ہے جن کا چندہ "الفضل" ختم ہو چکا ہے ۔ یا ۲۰ مارچ ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے ۔ احباب سے مؤدبانہ درخواست ہے ۔ کہ اپنا نام فہرست میں دیکھ کر بہت جلد چندہ ارسال فرمادیں ۔ جو دوست ۸ مارچ تک اپنا چندہ ارسال فرمادیں گے ۔ ان کی خدمت میں وی ۔ پی ارسال نہیں ہونگے ۔ لیکن جن احباب کا چندہ اس تاریخ تک وصول نہ ہوگا ۔ ان کی خدمت میں ۹ مارچ کو وی ۔ پی ارسال کر دیئے جائیں گے ۔ بعض احباب رقم ارسال کرنے یا وی ۔ پی کے روکنے کی اطلاع دینے میں بڑی دیر کر دیتے ہیں ۔ احباب کو چاہیئے ۔ کہ موجودہ حالات میں ہر ممکن تعاون فرمادیں اور چندہ کی ادائیگی میں تساہل نہ کریں ۔

منیجر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی - ۲۲ فروری - برما میں اسوقت لڑائی سیٹانگ اور بلین دونوں دریاؤں کے درمیان لڑی جارہی ہے۔ مگر اس کی تفاصیل کا علم نہیں۔ تاہم یہ صحیح ہے کہ اتحادی فوجیں دشمن کو کافی نقصان پہنچارہی ہیں۔ آج جاپانی ہوائی جہازوں نے میمیو پر بم باری کی۔ جس سے معمولی نقصان ہؤا۔ وسطی برما کے دوسرے شہروں پر بھی خطرہ کے الارم ہوئے۔ مگر کسی جگہ حملہ نہیں ہؤا۔

بٹاویہ - ۲۲ فروری - جنرل ویول کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اتحادی طیاروں نے دشمن کے بحری جہازوں پر کامیاب حملے کئے۔ ایک جاپانی کروزر۔ دو تباہ کن جہاز۔ اور آٹھ فوج بردار جہاز غرق کر دیئے گئے۔ اور کئی ایک کو نقصان پہنچایا گیا۔ صرف ایک اتحادی تباہ کن جہاز غرق ہؤا۔ اور ایک کو نقصان پہنچا۔ کل مغربی جاوا پر پندرہ جاپانی طیاروں نے حملہ کیا۔ جس سے کچھ نقصان ہؤا۔ قریباً آٹھ ان میں سے تباہ کر دیئے گئے۔ جزیرہ بالی کے اردگرد بحری لڑائی بہت تیز ہوگئی ہے۔ ایک دو جاپانی دستے اتحادی ہوائی جہازوں کی شدید بم باری کے باوجود جزیرہ بالی میں اترنے میں کامیاب ہو گئے۔ اتحادی فوجیں شدید مزاحمت کر رہی ہیں۔

واشنگٹن - ۲۲ فروری - بٹان میں دشمن کے ہوائی جہازوں نے ہمارے مورچوں پر کئی بار آگ لگانے والے بم پھینکے۔ چوبیس گھنٹے فریقین ایک دوسرے پر گولہ باری کرتے رہے۔ کئی بار تصادم بھی ہؤا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ جاپانی خلیج فلپائن میں زبردست سرگرمیاں دکھا رہے ہیں۔ گورنمنٹ ابھی تک فلپائن میں موجود ہے اور صدر جمہوریہ اپنے تین وزراء سمیت حکومت چلا رہے ہیں۔

لنڈن - ۲۲ فروری - معلوم ہؤا ہے سعودی عرب اور اطالوی گورنمنٹ کے سیاسی تعلقات منقطع ہو چکے ہیں۔

لنڈن - ۲۲ فروری - پولینڈ سے چند طالب علم ہندوستان آرہے ہیں۔ انکی آسائش کے لئے ہر قسم کا انتظام کیا جارہا ہے۔ وائسرائے کے فنڈ سے ان کے لئے پچاس ہزار روپیہ دیا گیا ہے۔

ماسکو - ۲۲ فروری - سوویٹ فوجوں نے جنوبی علاقہ میں بعض اور اہم مقامات پر قبضہ کر لیا۔

مرکزی علاقہ میں دشمن کا زبردست جوابی حملہ ناکام کر دیا گیا۔ سمولنسک کے قریب ایک جگہ تمام جرمن مورچے توڑ دیئے گئے۔ لینن گراڈ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ دشمن کا صفایا کیا جارہا ہے۔ تیرہ سو جرمن ہلاک کر دیئے گئے اور کئی چوکیاں چھین لی گئیں۔

بٹاویہ - ۲۳ فروری - جاپانی فوجیں ابھی تک جنوبی سماٹرا کی بندرگاہ اوستھون تک نہیں پہنچ سکیں۔ ڈچ فوجوں نے پالمبانگ سے اوستھون تک تمام ریلوں اور سڑکوں کو تباہ کر دیا تھا۔ اس وجہ سے جاپانی پیش قدمی کی رفتار بہت دھیمی ہے۔ بالی میں بھی جاپانی ابھی اس کے صدر مقام اور سب سے بڑے اڈے پر قابض نہیں ہو سکے۔ اس جزیرہ پر پاؤں جمانے میں ان کو کافی مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے۔

بمبئی - ۲۲ فروری - سنگاپور سے نکالے ہوئے چودہ سو مرد عورتیں اور بچے آج یہاں پہنچے۔ ان میں ہندوستانی۔ چینی اور یورپین سب شامل ہیں۔

کینبرا - ۲۲ فروری - وزیر جنگ نے اعلان کیا ہے کہ ۴۵ سال سے کم عمر کے تمام اشخاص کو میدانِ جنگ میں جانا ہوگا۔ ان کی جگہ بوڑھے مرد اور عورتیں کام کریں گی۔ یہ قدم اس لئے اٹھایا گیا ہے۔ کہ آسٹریلیا میں مردوں کی شدید کمی ہے۔

لزبن - ۲۲ فروری - آج پرتگال کی نیشنل اسمبلی میں صدر نے تقریر کی۔ اور اس کے بعد اسمبلی میں جزیرہ تیمور پر جاپانی حملہ کے خلاف شدید پروٹسٹ کا ریزولیوشن پاس کیا۔ جس میں اس عزم کا اعلان کیا گیا۔ کہ پرتگالی علاقہ کی آزادی اور یکجہتی کو دوبارہ قائم کیا جائیگا۔

لاہور - ۲۲ فروری - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ بکری ٹیکس کے خلاف بیوپاریوں کی ایجی ٹیشن اب اس مرحلہ پر پہنچ گئی ہے۔ کہ جنگ کو کامیاب بنانے کی کوششوں پر بھی اثر انداز ہونے لگی ہے اب بیوپاری بازاروں میں فساد برپا کرنے کے لئے اپنی مستورات کو بھیج رہے ہیں۔

اور ایسے وقت میں یہ حرکات کر رہے ہیں۔ جب شہر میں اشیائے خورونوش کا بہم پہنچانا مشکل ہو رہا ہے۔ اس لئے وقت آگیا ہے۔ کہ اب اس حماقت کو روکا جائے۔ اب کسی شورش پسند اور دشمن نواز پر رحم نہیں کیا جائے گا۔ آئندہ جو جلوس نکلیں گے۔ انہیں گرفتار نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ زبردستی منتشر کیا جائے گا۔ ہاں ہڑتال میں امداد دینے والے شرارت پسند اور فتنہ انگیز گرفتار کئے جائیں گے۔ خواہ ان کی تعداد کتنی زیادہ ہو۔ کل سے جو دکانیں بند پائی جائیں گی۔ ان کے قفل توڑ کر سامان پر افسران قبضہ کر لیں گے۔ اس کے بعد کسی تنبیہ کی ضرورت نہ ہوگی۔

اس کے علاوہ اخبارات کو ہدایت کر دی گئی ہے۔ کہ ہڑتالیوں اور ان کے مددگاروں یا اہلِ جلوس کے خلاف پولیس کی کارروائی کے متعلق کوئی خبر بغیر منظوری کے شائع نہ کی جائے۔

لاہور - ۲۲ فروری - پولیس نے آج رات میاں افتخار الدین صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ دیوان چمن لال ایم۔ اے۔ ایل۔ لالہ بھیم سین سچر لیڈر کانگرس اسمبلی پارٹی۔ لالہ دیوراج سیٹھی ایم ایل۔ اے۔ اور منشی ہری لال ایم۔ ایل۔ اے کو ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت گرفتار کر لیا۔

لاہور - ۲۲ فروری - سٹی مجسٹریٹ نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ حکام نے مختلف منڈیوں سے ایک لاکھ من سے زائد گندم منگوانے کا انتظام کر لیا ہے۔ اور کل سے لاہور میں بکثرت آٹے کے ڈپو کھول دیئے جائیں گے۔

دہلی - ۲۲ فروری - آج یہاں آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد ہؤا۔ جس میں مسٹر جناح کو مزید ایک سال کیلئے مسلم لیگ کا صدر منتخب کیا گیا۔ مولوی ظفر علی صاحب نے پنجاب کی ہڑتال سے پیدا شدہ صورت حالات پر غور کرنے کے لئے تحریک التوا پیش کرنے کی اجازت طلب کی۔ مگر مسٹر جناح نے اس وجہ سے اجازت نہ دی۔ کہ نوٹس بروقت نہیں دیا گیا۔

بیروت - ۲۲ فروری - آزاد فرانس کے قائد جنرل ڈیگال نے شام اور لبنان کی معاشرتی حالت کی بہتری کے لئے دس لاکھ فرانک کا عطیہ دیا ہے۔

قاہرہ - ۲۲ فروری - تمیمی اور ملکیلی روڈ کے مشرق میں ہمارے دستوں سے دشمن کے دستوں کا تصادم ہؤا۔ جس میں دشمن کو نقصان اٹھا کر پسپا ہونا پڑا۔ ایک علاقہ میں ہمارا ایک فوجی دستہ دشمن کے مورچوں میں جا گھسا اور اس کی کئی لاریاں برباد کرنے کے علاوہ کئی سپاہیوں کو بھی پکڑ لایا۔

ماسکو - ۲۲ فروری - روس کے سرکاری اخبار نے لکھا ہے۔ کہ جرمنی کی فوجی طاقت گذشتہ سال کی نسبت بہت کم ہو چکی ہے۔ ۶ دسمبر ۱۹۴۱ء سے ۱۵ جنوری ۱۹۴۲ء تک روس میں تین لاکھ جرمن سپاہی موت کے گھاٹ اتارے جا چکے ہیں۔ اور ان کا بے انداز سامان برباد کیا جا چکا ہے۔

لاہور - ۲۲ فروری - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ گورنر پنجاب نے ماش، مسور، موٹھ، ارہر اور مونگ کی دالوں نیز اُون کو بکری ٹیکس سے مستثنیٰ کر دیا ہے۔

لاہور - ۲۲ فروری - پنجاب گورنمنٹ نے حکم دیا ہے۔ کہ سُوتی دھاگہ کا کاروبار کرنے والے ۵ مارچ تک مجوزہ نقشہ پُر کر کے اپنے سٹاک کی اطلاع دیں۔ ورنہ سزا دی جائیگی۔ یہ نقشے ۵ مارچ تک ڈائرکٹر آف انڈسٹریز کو پہنچ جائیں۔

نیویارک - ۲۲ فروری - امریکہ کے مغربی ساحل پر ایک مقام اری زونا میں ۲ دو سو جاپانی۔ اطالوی اور جرمن گرفتار کئے گئے ہیں ان میں سے بعض کے پاس ممنوعہ چیزیں تھیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی